جلد | مبئی ۲ - دوشنبہ ۴ - شوال المکرم ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۵ فروری سنہ ۱۹۰۰ء | نمبر ۶

مقدمۃ الجیش

اپنی تدبیر سے غافل نہین

لوگ یہہ سمجھتے ہونگے کہ ہماری بہادر فوجین جو ڈربن کے اطراف مین پھنسی ہوئی ہین وہ مزیسے پائین ہیں جیسلا کو خزانے اوڑاتی ہونگی اور یہہ سمجھتی ہونگی کہ بلا سے بڑگو تو بلا سے رعنک کی ہائی ہاتہہ سے تو چھا چھٹ گیا - شبندی سڑکوں کی سیر گشت سرسبز مقامات کی ہوا خوری ہوگی تو نہ سہی ہین پر پوری وقت راشن ادائی اور معرکہ کی خیر منائو - چھٹائی آپ چھٹائین گے ہماری بہادر فوج کا یہہ خیال ہرگز نہین - وہ راتدن اسی کوشش مین لگی رہتی ہو کہ بغیر کسی کے چھڑائے اگر ازخود ہی سے نکلجائین تو بہت ہی اچھا ہو چنانچہ مشفق ہمارے جنرل بہادر چپکے ہی چپکے سرنگین بکھود رہے ہین کہ جہان کہ موقع ہو ادہر اودہر ہو جائین -

ہائی غضب وائی غضب

خدا معلوم یہہ آسمانی گردش ہے یا زمین کا پھیر یا تقدیر کا چکر کہ جون جون ہماری فوج مین بہادری کا جوش بھرتا ہے دن دون ہمارا ہی نقصان ہوتا ہو اسپر نقصان کا کیا ٹھکانا ہے کہ دریائے ٹوگیلا کے صرف وار پار ہونے مین ۱۰۰ سپاہی تو دریائے زندگی سے پار ہوگئے - (مرگئے) اور ۴۰۸ بحر جل مین غوطہ زن (مجروح) ہوگئے - اور ۲۰۰ سمندر حیات کے بھنور مین پھنس گئے - (گرفتار ہوگئے) یہہ تو چار روز ادہر کی رپورٹ ہے - بدقسمتی سے اب تک بھی اگر دشمنون کے دیسے ہی ادعا و تعدد فریب ہوں گے تو خدا جانے کیا غضب ہوگیا ہوگا - ظالم ڈچ تو طاعون بھی تو نہین پکڑتا - ہمارا نازون کی پالی نفیس مزاج فوج ہر تسم ڈھاکتی ہین خیر جی کب تک - بخونکو لینے خدا ہی بھیجیگا -

پلٹی پر پلٹا

ہماری ہی خیر خواہان ملک مین سے بعض جلد باز ہمارے جنگی افسرون کو الزام دینے کو مستعد ہو جاتے ہین اور اسپر نہین غور کرتے کہ بنا بنایا کھیل ہی بگڑ جائے تو اسکو جنگی افسر کیا کرین - ہر کام کی کوشش السعی منی و الاتمام من اللہ کی مصداق ہوتی ہو - ہمارے بہادر افسرون کی تدبیر (بشرطیکہ دشمن چلنے دین) اگر کارگر ہو تو وہ جوئے سیکو دیکھو تا کہ جنرل بولر بہادر نے مرکھپ کے دریائے ٹوگیلا کو ہبیل تھا مگر کمبخت دشمن کی دہرے مارنے اون کو اولٹے پاؤن ہٹا دیا پارلیمنٹ کے طعنہ زن ممبر ہی اب انصاف کرین کہ دشمنون کی بدتہذیبی کو جنرل بولر بہادر کیا کرین - ہان اگر ۱۰۰۰ اونچی فوج دریا ہی مین سجاتی - تو بے شک - دوسرے پر بھی خطادار تھے کہ سامان کیون نہ درست کیا -

خیر جو ہوا سو ہوا

کمبخت ڈچوں کو شاید یہ نہ معلوم ہوگا کہ لارڈ کرزن بہادر نے فرما دیا ہے کہ اب ڈچوں سے سختی سے کام لینا چاہیے۔ اور لارڈ سالسبری بہادر نے اپنی دلی فیاضی اور فراخ حوصلگی سے خزانہ کا منہ بھی کھلا کر کہ جس قدر روپیہ خرچ ہو کیا جاوے مگر ڈچوں کا بیج تک ستیاناس ہو جاوے۔ اور یہ چوپہا پر اب تک تو ہماری گورنمنٹ رحمدلی سے کام لے رہی تھی اسپر بھی یہ کمبخت نہ مانے سخت مجبوری ہے ہماری گورنمنٹ کو بادر تیز کرنا ہی پڑا۔ آخر کہاں تک کرتی ظالم ڈچوں نے ۲۴ جنوری کی جنگ میں تو غضب ہی ڈھا دیا۔ سپیون کاپ کی جنگ میں ۲۲ افسر قتل اور ۲۰ مجروح ہوئے۔ مقتولین افسروں میں ایک میجر ۲ کرنیل اور ۱۳ لفٹنٹ ہیں۔ اور مجروحین میں ۲ میجر ۴ کرنیل اور ۴ کپتان اور ۱۰ لفٹنٹ ہیں۔ علاوہ اس کے دو میجر ۳ کپتان اور ۳ لفٹنٹوں کا پتہ نہیں ہے کہ وہ دشمنوں کے ہاتھ مارے گئے۔ یا زخمی ہو کر میدان میں پڑے ہیں یا خود دشمن انھیں لیگئے یا کچھ خیال کر کے بیہر خود فاد نے جلے مگر ایسی امید تو انسے نہیں ہو سکتی۔ ضرور بیچارے کسی نہ کسی آفت میں مبتلا ہو گئے۔ جب افسروں کی یہ نوبت ہے تو معلوم نہیں بیچارے سپاہیوں کا کیا حال ہوگا۔ لیکن ہمیں تعجب تو اسبات کا ہے کہ جب مقابلہ ہوتا ہوگا تو ڈچ بھی تو ضرور مرتے ہونگے۔ لیکن ان خبروں کے ہمراہ ڈچوں کے مقتولین و مجروحین کی خبریں کیوں نہیں آتیں۔ ہماری فوج کے مقابلہ میں ضرور ان کی فوج زیادہ مقتول ہوتی ہوگی۔ کیا تعجب ہے کہ ہمارے رپورٹر اسقدر گولیوں کی بوچھاڑ میں ڈچوں کی مقتولین کی شمار میں گھبرا جاتے ہونگے۔ بعض نافہم یہی سمجھتے ہونگے کہ دشمن کم مرتے ہیں یہ خیالات بالکل غلط ہیں۔

فاقہ مستوں کو خوشخبری

دیسی فاقہ مست پیٹ پیٹ کر ہائے بھوک ہائے بھوک کر رہے ہیں۔ ہمارے رعایا پرور وائسرائے بہادر کو بھی آخر پرورش کا خیال آ ہی گیا۔ ۱۶ فروری کو ہندوستان کے بھوکوں کی امداد کے لیے فنڈ بھر لینے کے لیے ایک مجلس منعقد کی جائیگی۔ اسکے صدر خاص الخاص حضور وائسرائے ہوں گے۔ امید ہے کہ یہ کمیٹی بہت کچھ ہمدردی و دلسوزی کے ساتھ چندہ اکٹھا کرنے کی کوشش کریگی۔ اور یقین ہے کہ کچھ کر بھی دکھا سکیگی۔ اگر دیسی رئیسوں نے ایسے موقع پر کنجی بجائی تو انسے زیادہ نفس پرور کوئی بھی نہیں گو کہ اس وقت چندہ دینے والوں کو اجنگڈور ارمنگ کا خیال ضرور ہوگا۔ وہ ضرور اس فکر میں پڑ جائیں گے کہ جنگ ٹرانسوال کے بہادروں کی خدمت کریں۔ یا دیسی بھوکوں کا پیٹ پالیں۔ واقعی یہ کشمکش ہے تو بڑی بیڈھب۔ مگر ہم گھبراتے نہیں ہیں۔ اگر دونوں خدمتوں کی توفیق ہو تو سبحان اللہ۔ اور جو وہ دونوں فنڈوں کا بھرنا نہیں کر سکے تو یہاں کے بھوکوں ہی کا پیٹ بھریں۔ گورنمنٹ کی عین خوشی یہی ہے کہ کسیطرح دیسی رعایا کی مصیبت ٹلے۔ کیونکہ اسکی فکر ہی تو اسکو ہے۔ پچھلے دو سال میں قحط کا انتظام اسنے ایسا کیا کہ رعایا کے دن ہنسی خوشی میں کٹ گئے کہ اپنی ذات کا ہزاروں روپیہ اسنے خرچ کر ڈالا۔ اب بھی اسکو کوئی عذر نہیں۔ اپنی ضرورتوں کو پرے رکھ کر بھی رعایا پروری کریگی کہ ایسے وقت میں رعایا کو خود بھی مناسب نہیں کہ گورنمنٹ پہ اپنا بار ڈالے۔ اسکو چاہیے کہ آپس ہی میں کچھ سمجھا کے وقت گذاری کر لے اور اگر اسکو اس اشارہ پر کچھ توجہ ہوئی تو خیر گورنمنٹ تو اسکی کمر ہی کی فکر کریگی گر وہ یہ نہ سمجھے تو تلوں ہی میں سے تیل نکلتا ہے۔

دیسیوں کی خوش قسمتی

دیسی فاقہ مست جسقدر کہ قحط زدگی کی وجہ سے قابل رحم ہیں اسیقدر خوش قسمت بھی ہیں۔ انگریزی اخبار بھی اب تو گورنمنٹ سے انکی سفارش کرنے لگے ہیں۔ یہ کیا وہ کیا۔ مرتے ہوں تو مرا کریں چندہ بغیر اگر زندہ درگور ہوئے جاتے ہوں۔ تو ابھی سے قوم کے رئیسوں کی گردن دبوچیں۔ راجا نوابوں کا پیچھا لیں۔ یہ روپیوں کی تھیلی کمائی کا روپیہ کہلانے والے ہیں کون۔ علاوہ خوردنی را روٹے آیا۔ یہ پہلے جذب تو نہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ باوجود ہر طرح کی ناقابلیت کے بعض انگریزی اخبار ایسے رحمدل ہیں۔ کہ وہ دیسیوں کے حال زار پر اپنی قوم کو بھی متوجہ کرتے رہتے ہیں۔ اور خصوصاً لنڈن ٹائمز تو آجکل بہت طرفداری کر رہا ہے۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ گورنمنٹ جنگ ٹرانسوال کے خرچہ ہی کی فکر میں نہ پڑی رہے۔ ہندوستان کے قحط زدوں کی پرورش کو بھی ضرور مد نظر رکھے۔ پھر لکھتا ہے کہ مجھے امید ہے کہ لارڈ میئر بہت جلد انکی امداد کیلئے فنڈ کھول لینگے۔

(بھئی اب تو بغلیں بجاؤ۔ نصیب جاگ گئے۔) لارڈ میئر بھی قحط زدوں کی امداد پر غور فرما رہے ہیں کہ فنڈ کھولا جائے یا نہیں۔ چاہیے وہ اس رائے کو نا پاس ہی کر دیں مگر دس بیس روز۔ مہینے دو مہینے جو وہ دیسی رعایا کی بہبودی کی تجویزوں پر غور کرکے اپنا دماغ پریشان کریں گے۔ یہ کیا ادنیٰ کم مہربانی ہے کیا عجب ہے جو انکو غریب دیسیوں کے حال پر رحم بھی آ جائے اور وہ علاوہ اسکے فنڈ کے جنگ ٹرانسوال کے چندہ میں سے بھی بطور زکوٰۃ کے فی روپیہ ایک پائی

ارادہ تو نہ تھا

ٹرانسوال کی جنگ میں جو دیسی بھیجے گئے اسکی
نسبت عالی حوصلہ یوروپین پہلے ہی مخالف تھے
اور اب بھی وہ دل میں پیچ و تاب خوردہ کھاتے ہونگے
کیونکہ مہذب قوم کے مقابلہ میں بد تہذیب قوم کو بھی
بلا دریغ جو بد تہذیبی و درندگی وحشی پنے سے بیرحمی کے
ساتھ اسپر ہاتھ اٹھانا ہے۔ یہ کیسی ناانصافی کی بات
ہے۔ فرض اگر یہ دشمن ہیں۔ اور دشمن بھی کیسے
زبردست دشمن۔ اور زبردست بھی کیسے سات
پانچ کی قوتوں کا مجموعہ جسطرح ہو انکا سر توڑنا
ہی چاہئے۔ خواہ کالی چمڑی والوں کی مدد سے ہو یا
نیلے ہاتھ پاؤں والوں کی کمک سے۔ مگر یہ بے ڈیل
آتا ہے کہ وہ کیسے ہی بڑے آخر میں تو مہذب ایک
ہی کارخانہ کے ڈھلے ہوئے۔ مار کر علیحدہ ہو تو ہو اگر سے
نامہذب لیسو لیسو تو ہزار بلکہ لاکھ بلکہ کروڑ درجہ اعلی
ہیں افضل ہیں۔ بہتر ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی اگر
کسی یورپین بہادر کو خیال ہو تو عجب نہیں کہ بیتوڑ کا
وقت ہے۔ بقول شخصے سب سوئیاں تو نکل گئی ہیں
صرف آنکھوں کی سیکھی ہیں۔ یوروپین فوج
ابتدا ہی سے ایسی کٹ کٹ کر لڑ رہی ہے کہ فتح فوج
کے ہاتھ بھی تھک گئے ہوں۔ دل بھی گھبرا گیا ہو۔
اور سان بھی باختہ ہوں تو عجب نہیں۔ بس اب رہ ہی
کیا گیا ہے۔ یورپین فوج کی ایک کھیپ اور جائیگی
اور بھیڑ بکریوں کی طرح ادھو کاٹ ڈالیگی۔ اس
اسموقعہ پر جو دیسی شریک ہونگے تو تمام دنیا میں یہی شہرہ
ہو جائیگا کہ فتح کا جھنڈا کالی چمڑی والوں ہی کے سر
رہا۔ گورنمنٹ عالیہ کو بھی اسی خیال پر کہ کیوں دیسی فوجوں
کو تکلیف دی۔ سانپ کی شرکت کوا دریہ بھی اور پرنالا مگر
جب یہ یا کھجان تھا پھر جوش میں وہ عملا ہی ہو تو برا گر
مم دیسی فوج ضرور بھیجنا بڑا اچھا چنانچہ مسٹر بالفور نے ابھی

خواہ مخواہ کی خفگی

خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے کہ لنڈن کی رعایا جنگ
ٹرانسوال کی بابت بات بات میں بگڑ جاتی ہے
کبھی تو سُنا کہ فلاں نقصان کی خبر لنڈن کے اخبارون
کو دیر میں دی گئی۔ بس رعایا بگڑ گئی کہ ہمیں فتح
کی خبر ہو تو فوراً سے ہی پیشتر وہاں سے تار چلا کر
دیا جائے۔ یہ کیا بات ہے کہ نقصان کی خبر مہینوں
بعد ملے۔ بس معلوم ہوا کہ میدان جنگ کی خبریں
چھپائی جاتی ہیں۔ کبھی سُنا کہ فلان جنگ کے مقتولین
و مجروحین کی تعداد میں کمی رہ گئی۔ تو رعایا آپے
سے باہر ہو گئی۔ کہ یہ کیا واہیات ہے کہ اصل نقصان
کماحقہ ہی ادھر ادھر دبا دیا جاتا ہے۔ حال میں بھی
سُنا گیا ہے کہ جنرل بولر جو دریائے توگیلا کو عبور
کر چکے تھے۔ مگر دشمنوں کی زد پر نہ ٹھہر سکنے کی وجہ
سے اُلٹے ہی پاؤں پلٹ آئے۔ یہ خبر دیر میں
دی گئی۔ اسپر وہاں کی رعایا میں سخت برانگیختگی
پھیلی۔ اور عوام کے چہرے مارے غصہ کے تمتما اٹھے
یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان باتوں پر رعایا
کیوں برانگیختہ ہوتی ہے۔ ان خبروں سے سوائے
رنج کے اور کیا حاصل ہوتا ہے۔ ہاں اگر فتح کی
خبر مخفی رکھی جائے تو شکایت ہونیکی بات ہو
کہ خوشخبری ہم سے کیوں چھپائی گئی۔

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ برٹش فوج کی ایک شکست
کی بھی خبر ہمارے کانوں تک نہ پہونچے۔ تو بہت
اچھا ہو۔ ہمیشہ ہماری یہی خواہش ہے کہ جب ہم
کوئی خبر سنیں دشمنوں کی شکست اور انکے
نقصان کی خبر سنیں۔ جس سے ہم اور خوش ہو کر
برٹش فتح و نصرت کی دعا مانگیں۔ مگر برٹش رعایا
کیسی وفادار ہو کہ وہ شکست کی خبریں فوراً سننا چاہتی
ہے ایسی خبریں سننے سے تو دل بیٹھ جاتا ہے۔

مبارکباد بھی ہوگئی

اگلی عید کچھ ایسی روکھی سوکھی نکل گئی کہ نہ مسرت کا دل
اٹھا۔ نہ مبارکباد۔ نہ مبارکباد کا جوش۔ ہمارے ناظرین اس
نمبر کے شروع میں مبارکباد ٹٹولتے ہوں گے کہ پہلے ذرا دل
تو خوش کر لیں۔ مگر انجناب اس ٹٹول میں ہیں کہ کہیں سے
جنگ ٹرانسوال کے اخراجات کیلئے چندہ پیٹ لیں
کہیں سے دیسی فاقہ مستوں کی شکم پری کیلئے رقم
لیں۔ ایک سے ایک بڑھکر فرض ایک سوالیہ مقدم
کریں کچھ بس نہیں چلتا۔ قحط ہیں کہ ہمارے خزانوں
پر بار پر بار ڈالتے ہیں۔ ریل ہے کہ غلہ کھینچے لئے جا
ہے۔ ڈچوں کو نیست و نابود کر دیں کہ ریل کو توڑ پھوڑ
پھینکیں۔ دونوں باتیں اپنے قابو سے باہر ایسی حالت
ہم اپنے ناظرین کو مبارکباد دیں تو کس بات کی اور خوش
سنائیں تو کس واقعہ کی کیا اسکی کہ جنگ ٹرانسوال میں
ہمارا بے انتہا نقصان ہوا۔ بیشمار بہادر کام آئے سیکڑوں
افسر ہمارے ہاتھ سے جاتے رہے۔ ہزاروں بہادر سپاہی
کے ارڈگرد میں پھنس گئے۔ ہمارے بڑے بڑے بہادر افسر
تیس مار خانی کا دعویٰ تھا منہ کی کھا گئے۔ جنرل بولر بہادر
افغانستان بھیجے جاتے ہیں اور جو یہ دعوی کرکے گئے ہیں
ایک ہی مہینے کے اندر اندر پریٹوریا پر فتح کا جھنڈا اکھڑا کر
گورنمنٹ کو دکھا دینگے مگر وہ بیچارے ابھی تک اسی ہیرا پھیری
میں ہیں کہ کبھی دریائے توگیلا کے اس پار کبھی اُس پار۔ پریٹوریا
تک پہنچنا تو کجا ابھی لیڈی سمتھ تک پہنچکر جنرل وائٹ
اور انکی فوج کو صحیح و سلامت دشمنوں کے ارڈگرد سے
نکال لینا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ یہ خبریں سن سن کر
دلپر تو ایک صدمہ گذرا ہو کہ ہوش و حواس باختہ
ہیں۔ عید کی مسرت بھی غم غلط نہوا۔ عید کی
ہوتے چراغ کی بتیاں نظر آتی تھیں۔ پھر بھلا ہم اپنے ناظرین
کیا مبارکباد دیں۔ آخر وہ بھی برٹش گورنمنٹ کی
رعایا میں سے ہیں۔ ہمارے پیارے قدردان اسکا

ہر کہ تنگ آرد کافر گردد

ہمارے بہادر لارڈ سالسبری نے بڑے زور شور کے ساتھ فرمایا ہے کہ ہمیں شک نہیں کہ جنوبی افریقہ کی جنگ میں بالآخر ہماری فتح ہوگی“۔ درین چہ شک۔ ہر کہ تنگ آرد کافر گردد۔ لاٹ صاحب بہادر ہماری ناگفتہ بہ حالت کا اندازہ کر کے یہہ فرماتے ہیں۔ جبسے شروع ہوا ہے ہم پیشتر ہی کہدیا تھا اور برابر کہتے چلے آتے ہیں کہ فتح ہماری ہی ہوگی۔ دیر سویر کی اور بات ہو مگر فتح ہماری ہی ہوگی۔ اب ہم پھر بڑے زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ لاکھ میں ہو ہزار میں ہو پر ہو۔ اب ہامخالفوں کا یہہ اعتراض کہ اتنی سی سلطنت کے مقابلہ میں اتنی بڑی سلطنت نے اگلوں پچھلوں کا زور لگانے بھی کروڑوں روپئے ـ لاکھوں جانوروں ـ ہزاروں انسانوں کا نقصان اوٹھا کے فتح حاصل کی تو کیا حاصل کی۔ جب انگلستان ہمیشہ سے خود کو شیر اور ٹرانسوال کو بکری سمجھتا تھا تو ڈوب مرنیکی جگہہ ہے کہ ہزار نو جیسے مقابلہ میں ڈیڑھ لاکھ فوج اُتاردی اور پھر بھی فتح نہوئی۔ اور اگر مر مرکے ہوئی بھی تو اسکو کون بہادر فتح سمجھ سکتا ہے۔

مخالفوں کا یہ اعتراض ہمارے نزدیک سر تعصبانہ ہے۔ اسکا اصلی جواب تو ہم فتح حاصل ہونے پر دینگے۔ جو کہ آج کل میں ہونے والی ہے۔ مگر اون کو اطمینان کے لیے سرسری جواب تو ابھی دیے ڈالتے ہیں۔ اسکی اصل وجہ یہہ ہوئی ہے۔ تو ہمارے جنگی افسروں نے اندازہ غلطی اور کچھ ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ کی بردباری۔ اب اسکو لارڈ کمبرلی نے ایک سے دار ایسیچ سے ذرا چونکا دیا ہے۔ یقین ہے کہ اب ہمارے مخالف ضرور ہماری اچانک سے ہکا بکا ہو کے رہجائینگے۔

رعایا کی حوصلہ افزائی

ہماری پیاری ملکہ معظمہ کو خدا رکھے رہتی دنیا تک اور باد مخالف کے جھونکوں سے بچاتا رکھے قیامت تک۔ اپنی غریب رعایا کے وفادارانہ جوش کی قدر فرماکے اونہوں نے ہمکو بہت کچھ عزت بخشدی چنانچہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں اونہوں نے نہایت رقت اور خصوصیت کیساتھ فرمایا کہ میں اپنی رعایا سے بڑی خوش ہوں کہ وہ ہمدردی کے لیے جان و مال سے حاضر ہوگئی۔ اور میرے بہادر سپاہیوں کی بہت کچھہ امداد کی۔ اور پھر یہہ بھی فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ آخری وقت تک (یعنے جنگ ٹرانسوال کے ختم ہونے تک) اسیطرح جوش و خروش کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیتی رہیگی۔ اسیکے ضمن میں ہندوستان کے راجہ نوابوں کے بھی دو کلموں سے دل بڑھائے کہ واقعی اونہوں نے خوب حق خدمت ادا کیا۔ اور بڑی سرگرمی کے ساتھ فوجی اور مالی مدد کیلئے مستعد ہوگئے اور واقعی بات یہہ ہے کہ انکی امداد کی جسقدر قدر کیجائے تھوڑی ہے۔ کیونکہ پولیٹکل طلب حاضر میں حجت نہیں کہہ کے جانی مالی امداد کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ ہندوستان کے فاقہ مست یہہ نہ خیال کریں کہ حضور ملکہ معظمہ نے بس اپنی ہی مطلب کی راگنی الاپی ہمکو یونہی اوڑا دیا۔

یہہ تو خیال بھی نہ کرنا چاہیے۔ ہماری مادر مشفقہ میں سب شاہوں سے زیادہ رعایا پروری گرم گستری کا مادہ ہے۔ وہ کسی حال میں اپنی رعایا کو یاد فرمائے بغیر نہیں رہتیں۔ چنانچہ اس موقعپر بھی ہماری پیاری ملکہ معظمہ نے دیسی رعایا کی فاقہ مستی پر افسوس کر دیا

بس اور چاہیے ہی کیا ہے

اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

ہماری دور اندیش گورنمنٹ بہادر نے بہادر افسروں کی ہمت بڑھانے۔ اور کاہل الوجود دبیر دل افسروں کو جوش دلانے کیلئے یہہ ترکیب نکالی ہے کہ بہادر افسروں کی خدمت کا صلہ چٹ منگنی پٹ بیاہ یا چٹ روٹی پٹ دال کی طرح ادا کر دیا۔ صلہ کیا ہے یہی تمغے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ کا آنٹ پھیر یعنے ان حرفوں سے مرکب شدہ ایک چمکتا ہوا معزز خطاب۔ اور اگر حاتم طائیہ مادہ نے زیادہ زور کیا تو ایک چھوٹا سا یا چھوٹا سا یا گول یا لمبا عرض کسی نہ کسی گینڈے کا خوشنودی مزاج کا تمغہ (جو درحقیقت اولاد کی پشت در پشت کے فخر کیلئے کافی ہے) عطا کر دیا گیا۔ جسکو دیکھنے سے بالخاصہ رگوں میں خون شجاعت جوش مارنے لگتا ہے۔ اسی خیال سے ہماری گورنمنٹ نے بخیال مصلحت خاص جنگ ٹرانسوال میں شریک شدہ جنگی افسروں کو تمغے عطا کرنے۔ چنانچہ کپتان کنگریو۔ کپتان ریڈ اور لفٹنٹ رابرٹس اور کارپورل ترس کو حسب سفارش جنرل برلر وکٹوریہ کراس عطا کیا گیا۔ اور توپخانہ کے ۱۹ ملازموں کو بھی چھوٹے چھوٹے تمغے دیڈالے گئے۔ اور کئی بہادروں کے نمبر بھی ہیں کہ وہ بھی چڑھائے گئے اب اس سے زیادہ گورنمنٹ عالیہ اور کیا قدردانی کریگی۔ اب بھی اگر ہمارے مخالف ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ کو کنجوس کمبھی چوس سمجھیں تو سراسر ہٹ دھرمی ہے اور اگر سست مزاج جنگی افسروں کو جوش نہ آئے تو اونکی بدقسمتی ہے۔ وہ یہ نسمجھیں کہ گورنمنٹ خالی خطابوں ہی پر ٹرخا دیگی وہ ذرا ٹرانسوال کو گھبرا کے فتح تو کر ڈالیں پھر ہماری گورنمنٹ کی سخاوت دیکھیں ایک ایک سپاہی کو گھر بیٹھے او دبخر

وفادارانہ جوش

ہمارے افسر بہادروں کے جوش شجاعت میں خدا روز افزون ترقی دے کہ انہوں نے دنیا میں بہادری کا نام رکھ لیا پارلیمنٹ کے گزشتہ معززین کو دستہ بہ جاتے ہیں کہ جنرل کی بد انتظامی سے خواہ مخواہ کے نقصان اٹھانا پڑے۔ افسوس کہ وہ بہادر افسرون کی کارگذاریون کو نہیں دیکھتے کہ انہوں نے وہ وہ بہادریان دکھائین کہ رستم سوتا تو دانتوں میں بیچ کی انگلی دبا کے حیرت کا پتلا بن جاتا اور حاتم وہاں ہی کو دیکھیں۔ اگر کہ دشمن ان کی کارگذاریون کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے۔ اور سمجھتے ہوں گے کہ وہ ایسے بزدل ہیں کہ دشمنوں کی قید میں پڑے ہوئے ہیں جان پر کھیلکے اگر باہر نکلنا چاہیں تو نکل سکتے ہیں۔ اور اگر دشمنوں کی زیادتی سے وہ نہیں نکل سکے تو بس یہی ہوگا کہ مارے جائینگے۔ مارے جائیں تو بلا سے۔ بہادر میدان جنگ میں جاتے اسیلئے ہیں کہ یا تو دشمن کو مار ڈالیں یا خود مر جائیں۔ یہ بات تو سچ ہے کہ سودوں کا کام مرنا مارنا ہی ہے لیکن جنرل وائٹ نے جو اپنی جان بچانے کیلئے لیڈی سمتھ میں پڑا رہنا پسند کیا ہے اسکا وہ باہر کے نکل جا سکتے ہی نہیں۔ تو اس کو انکی بزدلی نہیں ثابت ہوتی بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ وہ بڑے مرد شجاع ہیں کہ اس مثل پر انکا عمل ہے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ وہ جنرل بولر کی کمک کے منتظر ہیں۔ غالباً یہ سمجھکر باہر ہی باہر دشمنوں کی فوج کا قلع قمع کر ڈالیں گے اسوقت ہمارے جنرل بہادر بھی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے باہر نکل آئیں گے۔ اور اگر جنرل بولر وہاں تک نہ پہنچ سکے تو پھر بھی ریاکر کے باہر نکل چلیں گے اور دشمنوں کے حلقے میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے مکھن میں سے بال نکل آتا اچھا دیکھئے سر کی بہادر کیا جوش دکھلاتے ہیں۔ سنگ میں جو کرنل بیڈن پاول بہادر مع فوجکے گھر میں گھرے ہوئے ہیں وہ حضور ... ہمدردی میں باوجود یکہ وہ قید میں پڑے ہوئے ہیں ... ابھی ...

اب تماشہ دیکھنا

مدت دراز کے بعد اب یہ معاملہ پنجاب کو حل ہوا ہے کہ جنگ ٹرانسوال میں جو فوج انگریزی بہ نسبت مقابل میں اسقدر جمع ہوئی ہے اسکی وجہ کیا تھی ہمیں روز روز خیال آتا تھا کہ آخر یہ کیا بات ہے کہ اس قدر بڑی سلطنت بڑی زور سلطنت کے ساتھ فوج لگ نہایت دلیری سے مقابلہ کر رہے ہیں اسکی کوئی وجہ ضرور ہونی چاہیے۔ اب یہ معاملہ حل ہو گیا۔ لارڈ کمبرلی نے فرمایا کہ جنوبی افریقہ کی جنگ میں اب ہمیں سختی سے کام لینا چاہیے۔ ہاں اب ذرا خیال آیا ہے۔ بس۔ اب کیا ہے۔ اب فتح ہی فتح ہے مشتری ہماری برٹش گورنمنٹ نے یہی خیال کیا ہوگا کہ انکے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہیے۔ ورنہ اگر ہم اپنی توپوں کو سختی سے ان کی طرف بڑھا دیں گے تو بیچاروں کو تباہ کر دینگے۔ غارت کر دینگے۔ نیست و نابود کر دیں گے۔ مگر جب ڈچوں نے یہ خیال نہ کیا کہ برٹش گورنمنٹ ہم پر رحم فرماتی ہے اور اسلئے ہمکو ہی ستانا پریشان کرنا شروع کر دیا۔ تو برٹش گورنمنٹ کو تھوڑا سا خیال آگیا کہ اب سختی سے کام لینا چاہیے بس اب کیا رہا ہے آن کی آن میں فتح ہوا۔ ناظرین یہ خیال نہ کریں کہ پہلے کیا کیا گذری اجی پہلے تو جو ہوا سو ہوا۔ گذشتہ آنکہ گذشت مگر اب یکم فروری سے حساب لگانا شروع کریں کہ ڈچوں کی نعشوں کے ڈھیر میدان جنگ میں لگ جائیں گے کیونکہ اب ہمارے لارڈ کمبرلی کو جوش آیا ہے کہ سختی سے کام لیا جائے۔ اجی ہمیں بھی ڈچوں کے حال پر رحم آتا ہے کہ افسوس ان کمبختوں نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری کہ ہماری فوج کے ساتھ زیادتیاں کر کے اور ہمارے سپاہی اور افسروں کو قید کر کے اور میدان جنگ میں جنگ لڑ کے اور ہماری فوج کو پسپا کر کے ہماری گورنمنٹ کا غصہ اور بڑھا دیا۔ ہاں خیر! تمہاری زیادتیوں اور سختیوں اور نافرمانیوں کا یہی علاج ٹھیک ہے۔

اب دل کھلا ہے

یارو اب ذرا ڈچوں کا تماشہ دیکھو کہ انکا انجام ہماری گورنمنٹ کے ہاتھوں کیونکر ہوتا ہے اب تم تھوڑے عرصہ میں دیکھو گے کہ ٹرانسوال میں ہماری گورنمنٹ کا پیارا جھنڈا لہرا رہا ہوگا۔ اور ہمارے گورے بہادر پریٹوریا کی گلیوں اور بوستان میں ہو مرکر رہتے ولایتی بوٹ پہنے ہوئے ٹہل رہے ہوں گے۔ خوشی کے نشے میں چور ہوں گے۔ ڈچوں کا خوف بالکل دل سے دور ہوگا پریٹوریا کی تمام گلیوں میں گورے ہی گورے نظر آئیں گے۔ فوج ایک بھی نظر نہ آئیگا اور جو نظر بھی آئیگا تو وہ گورنمنٹ کی نظر بندی ہوگا۔ کیونکہ اب ہمارے پارلیمنٹ بہادر کو جوش آگیا ہے اب وہ بھی دل کھولکر صرف کرینگا اور فوجکو سختی سے کام لینے کا حکم تو ہو ہی گیا۔ لارڈ سالسبری بہادر نے فرمایا کہ فوجی مصارف میں روپیہ کی کمی کے ساتھ خرچ ہوتا ہے اسی وجہ سے فوج ناکافی ہے بیشک ضرور یہی بات ہے اجی ماشاء اللہ ہمارے لارڈ سالسبری بہادر بڑے فراخ حوصلہ اور عالی ہمت ہیں۔ بڑے خورد بین ہیں کہ ایسے ایسے باریک کام پر نگاہ جاتی ہے اور فوج سختی سے کام لیگی اور پھر روپیہ بھی پانی کی طرح بہایا جائیگا اگر اب بھی پریٹوریا پر جھنڈا نہ اڑیگا تو پھر کہاں اڑیگا مگر اب ہماری ہندی رعایا کو چاہیے کہ جسقدر انکے ممکن ہو ٹرانسوال جنگ میں مدد کریں اور شاہی خزانہ میں کچھ نہ کچھ دیں کیونکہ خزانہ تو بھرا ہوا ہی ہے معلوم ہوتا ہے اسکا خرچ ہونا ہمارے دل پر شاق گذرتا ہے کیونکہ گورنمنٹ نے صرف ہندی رعایا کے حقوق کیوجہ سے ٹرانسوال پر ہاتھ ڈالا ہے اب اسکا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ اب ہمکو چاہیے کہ اپنی وفادار گورنمنٹ کا شکریہ ساری عمر کا بنا رکھیں اور جسقدر ہو مدد کریں۔ چندہ دیں۔ اگر کل ہندوستان کی رعایا میں شریک ہو تو گورنمنٹ کے خزانہ عامرہ سے ایک پیسہ بھی خرچ کرنا نہ پڑے۔

معرکہ آرائی

سنہ ۱۹۰۰ء

زرا برج شریف ملاحظہ ہو ۔ ماشاء اللہ دیکھنے کے قابل ہے ۔ اُف کیا مہیب شکل ہے ۔ بھلا ایسی صورت پر کیون نہ ہو ۔ آخر کس باپ کے بیٹے ہین ۔ اونکے پورے نہ بچا سکے تو وہ آفت مچائی کہ خدا بچا ۔ دیکھئے اب یہ کیا ہو ۔ ہم تو سنتے ہین ابھی پیدا ہوئے دیر نہین کہ تمام ہندوستان مین ناک کشی کی دھوم مچادی ۔ شاباش ۔ مرحبا ۔ ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

بھلا ایسی منحوس ولادت پر مین کیا مبارکباد دون ۔ ہان حضرت پنچ کی خیر مناتا ہون اور تیرے یا نحوس تہنیت مین کچہ دیتا ہون ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔

مخمس مع دعائیہ

جبتک ... [illegible] جبتک زنخ پر جلوہ روی بتان رہے
جبتک نقیض محبت پرستان رہے ... جبتک جہان مین گردش دور زمان رہے

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

[illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

[illegible] جبتک کہ چشم سیاہ و مست
[illegible] ... سے ایک جہت

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

[illegible] ... جبتک ... [illegible]
[illegible] ... جبتک ... انتظار ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ... [illegible] ... عشق

عشاق مین نشانہ تیر و کمان عشق ... ہو خون سے پنچ سنگ آستان عشق

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک نگہ پہ شوخیٔ ابروئے دلبری ... جبتک کہ شمشیر ... [illegible]
جبتک بتون کو سرو ... جبتک ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ہے شیخ کو کبر پرستی پہ کب لگا ... دنیا مین [illegible] جبتک
پیر مغان بالکی پرستی ... آنکھ [illegible] ... آسمان کو ... جبتک

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

الفت مین جبتک ... [illegible] ... سودا ... جبتک
ہجر بتان مین ... جبتک ... [illegible] ... جبتک

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ... بہار ... حسن ... جبتک جنون ... [illegible]
حسنِ کشش [illegible] ... جبتک کرم ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ... [illegible] ... جبتک ... [illegible]
کلیان ... [illegible] ... جبتک ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ... [illegible] ... شور ... ہو ... جبتک ... [illegible]
ساقی ... [illegible] ... جبتک ... ابرو

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ... [illegible] ... سودا ... [illegible]
جبتک جہان ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک نگاہ ناز ... عاشق ... جبتک ... [illegible]
جبتک ... [illegible] ... جبتک ... محبت ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

[illegible] ... جبتک ... [illegible]
جبتک ... [illegible] ... جبتک ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ... [illegible] ... جبتک ... [illegible]
جبتک ... [illegible] ... جبتک ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک کہ شیخ کی ہو زنا تین پر ہال جانو کا جبتک ... عقل ہین جال
جبتک ... [illegible] ... جبتک ... [illegible] سے حضرت بلال

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک خراب ... [illegible] ... ہو ... [illegible]
جبتک ... [illegible] ... ہو ... خود ... عذاب ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

جبتک ... [illegible] ... ہو ... جبتک ... نصیحت کی شیخ کو
جبتک ... [illegible] ... جبتک ... [illegible]

آباد و شاد پنچ ظرافت نشان رہے

راقم ... [illegible]

دلمین ایک درد اوٹھا آنکھوں مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانے کیا یاد آیا

ڈیر ... [illegible] ... السلام علیکم ۔ اخاہ آپ ابھی تک دنیا مین ہین ۔ کیون بہی اتنے دن سے کہان غایب رہے چہرہ پر کیون پریشانی ہے ۔ کچہ نہ پوچھو ۔ ایک مدت سے گردش روزگار نچا نچا کر پھرتی ہے ۔ اول تو یون ہی ... [illegible] ... نے ناک مین دم کر دیا ۔ خیر اسکو غنیمت سمجہا تہا مگر یہ مصیبت ایسی ہے کہ بس ہوا ... غایب ... کرتے دھرتے نہین بن پڑتا ... پریشانی جس اخبار کو دیکھئے سوا رونے کے اور کچہ نہین ... تو ہے کیا ہوا ۔ ہم ہی تو سنین ۔ اب حضرت آپ سنکر کیا کیجئے گا ۔ ارے میان ایسی کیا مشکل آن پڑی جو اسقدر پریشان ہو ... [illegible] ... تم آزاد تہین کیا فکر ہی آجتک تو کبہی تم کو پریشان نہ دیکھا تہا ۔ کیا اب ... [illegible] ... آجکل خبر ہوئی ہے حضرت ... کیا مدت ہوئی جو ابھی ... [illegible] ... ابھی تو ... [illegible]

کمبخت آگے دن فتوحات ہوتے تو پر غلام پوربون حملہ کرتے۔ اب تک تو اون کو داخل جہنم کیا ہوتا۔ چار مہینے ہوگئے سنتے سنتے آج فلان لفٹننٹ مارے گئے کل فلان کرنل غائب ہین کی جنرل اور کچھ معلوم ہی نہین ہوتا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ بیچارے جنرل وہائٹ معہ ہمراہیون کے قلعے مین بند کوئی تدبیر رہائی کی نہین۔ لارڈ میتھون۔ بوئر نکالن کی ناک جیادری بن رستم وقت رہائی کی فکر مین گئے خود دھرا ہوگئے۔ اب فرماتے افسوس ہو یا نہ ہو وہ وقت جاتا رہا عالم پوربون کے نشانا ہو گئی جو پیرو دنیا مین آنا خشکل اور غضب یہ کر ہی کسر پوری کرنے کو بچارہ روس چلے آتے ہین گویا دنیا اون کے باوا کی میراث ہے کیا ہے۔ ہندوستانیون کو بوڑا سمجھا ہو (باقی آئندہ)

لالہ صاحب زمانہ نازک ہے
دونو ہاتھون سے تھامے پنڈال

تو اشتہ مثل "ہر کالے رات ولے ہی" ایسی شگون ٹھیک ہے کہ نہ ایک آنکھ ادھر زیادہ اور نہ سوا ادھر اور ہر کم ہے۔ ذرا دیکھئے تو بچارے نہ ہوتی پرشادون اور مجبوری طور سے بنے لگائی بولی کرس نزاکت اور آن وبان سے لکھنو جیسے مقدس شہر مین کتب کرن کی ستھی یعنی انڈین نیشنل کانگریس کا پنڈال تیار کیا اور اوسکے چارون طرف ایسا خوبصورت کٹہرا لگایا کہ جو مرشیون کی حوالات سے بھی بڑھ کر تھا اور تو اور برج دار پھاٹک جسکے ذریعہ سے پنڈال تک پہنچ ہوتی تھی ایسی خوبصورتی سے بنایا تھا کہ پھاٹک کا برج مرشیون کے ناچ کیطرح باہر کیجانب ڈیلیگیٹون کے استقبال کے

لئے خمیدہ ہوا جاتا تھا۔ قسم پرمیشر کی ہر طرح سے عجز انکساری ٹپکتی تھی۔ پھاٹک پر موٹے موٹے حرفون مین تحریر تھا "دی انڈین نیشنل کانگریس ۱۸۹۹ء" اے سبحان اللہ کیا پاکیزہ خط مین کسی ہونہار کاریگر نے تحریر کیا تھا کہ بس طبیعت الٹ پلٹ ہوئی جاتی تھی اور پھر سنہ ۹۹ کا ہندسہ تنانوے جو انگریزی مین خوشنما تحریر کیا تھا اوسکی کیا تعریف کرون یہ ۹۹ معلوم ہوتا تھا کہ ہو بہو چھت کو ٹینے کی تھاپون کا فوٹو بنا ہوا ہے غرض ہر ایک بات نرالی تھی۔ کس کس محنتون سے یہ پنڈال تیار ہوا اور اب کس بے رحمی سے اسکے بالس نکالے گئے اور تار علیحدہ ہوئے شعر ہائے وہ دل جگر پالا ناز سے۔ تیر مژگان کا نشانہ ہوگیا افسوس دو تین روز مین بالکل صفاچٹ میدان ہو جائے گا۔ بھلا اس پنڈال کے توڑنے سے کیا فائدہ ہوا اگر یہ پنڈال اسیطرح قایم رہتا اور بڑے بڑے خواہ چھوٹے چھوٹے جلسے جو لکھنو مین آئے دن ہوتے رہتے ہین وہ اسی پنڈال مین ہوتے تو کیا برائی تھی یہ پنڈال تو اس قابل تھا کہ نوٹ کرایہ پر لیکر اسمین جلسے کرنے اور نہین تو سرکس والون اور ناٹک کے تماشے ہی والون کو کرایہ پر دیتے۔ یا کرتے مفت کا نام ہی ہو جاتا کیونکہ آئے دن لکھنو مین جلسے ہی ہوا کرتے ہین۔ غرض جسقدر لاگت اسکے بنانے مین لگی تھی وہ بھی وصول ہو جاتی اور چیز کی چیز قایم رہتی آم کے آم اور گٹھلیون کے دام ہو جاتے۔ خیر بھونڈی عقلون کو کہان تک پہنچی ہین۔

داشتہ

خط نہ پایا لعنت پڑہ مین کا گل گشت گیسو چھپے
عشق کی سرکار مین جتنے بہتے بند و بڑھے

بقلم

سید ۔ن ۔ا ۔ لکھنوی از لکھنو

سستے چھوٹے

تو اکلو تکے سردار مسٹر پنچ بہادر سلطان الاخبار دام اقبالکم۔

دس پندرہ قسم کے لمبے چوڑے سلام قبول فرمائیے۔ کچھ ہماری بھی سنئے گا۔ یا یونہہ چند یا شریف پر۔ توا باندھے۔ صاحب انسپکٹر پولس بنے بیٹھے رہئے گا۔ اہاہا! آپ ہین یادش بخیر بادش بخیر۔ کیون حضرت ایڈیٹر۔ ابھی ابھی آپ ہی کا ذکر ہو رہا تھا۔ نا۔ آئیے۔ آئیے۔ کیا خبر لائے ہو۔ بہت سون نے سنی ہون۔ اجی ہاتھی کے کان ہون سنون۔ اچھا حضرت۔ دم لیجئے۔ اور منہ کیا سا بنا آنکھین بند کرکے اور گردن جھکا بیٹھے۔ اور سنئے گا گوشش گذار کرتا ہون۔ کہ گونہ کیطرح اوڑا نہ دینا۔ ورنہ چپت کرون گا آج ۲۶ جنوری بروز جمعہ قریب ۸ بجے صبح کو پیر غلام ولد عثمان قوم آتشباز ساکن مجید پور تحصیل سراتھو۔ ضلع الہ آباد متصل گندھک اور پوٹاس دونون کو ملا کر چین رہا تھا یکایک آگ پیدا ہوئی اور اوڑ گئی۔ جس سے بہت سخت آواز پیدا ہوئی چونکہ شخص مذکور قریب ہی تھا۔ وہ بھی اوڑکر مکان کے چھت سے لگ کر زمین پر گرا اور گرتے ہی بیہوش ہو گیا۔ اوسکے جلنے کی خبر گندھک کے دھوئین مین شامل ہوکر ایکبارگی تمام گانو مین منتشر ہوگئی۔ اینجانب بھی بغرض ملاحظہ تشریف لیگئے۔ بلا مبالغہ اوسکے جسم مین کوئی عضو باقی نہ تھا جہان سے خون جاری نہ رہا ہو اوسکے بدن سے جلے ہوئے گوشت کی بو آتی تھی۔ تالون اور اعضائے تناسل اور کولہے سے خون جاری تھا۔ دماغ سے خون علیحدہ آتا تھا آنکھین تو رہی تھین حکیم باجسین صاحب کو اللہ پاک دشمنون کی نظر بد سے بچائے۔ اسی گرد و نواح مین غنیمت ہین غریب پرور ہین۔ لازمی معالجہ تشریف لے گئے کچھ دیر

نک ہر طرح کی تدبیرین سوچتے رہے - مگر اوس
کی عمر کا جام لبریز ہو چکا تھا۔ اگر مسیحائے زمان بہتے
تو دم دیکر روانہ ہوجاتے ۔ حکیم صاحب نے قیافہ
سے دریافت کیا کہ یہ شخص چراغ سحری ہے ۔
تھوڑی دیر میں بجھنے والا ہے ۔ تیل بتی کی فکر مین لپے
نیر چلے آتے ۔ سستہ ہی مین سمجھے کہ اوسکے مرغ
روح نے جسم کے قفس کو توڑکر پرواز کرنا شروع
کیا اور رفتہ رفتہ شاخ عدم پر جا پہنچا ۔ جناب من
اس شخص کے مرنے سے آسمان تک رو رہا ہے ۔
مگر سچ مرنا تو برحق ہی ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا

کل نفس ذائقة الموت

اوسکے چار عدد یتیم بچے اور بوڑھے باپ اور
بیوہ عورت کو دیکھکر کلیجہ منہ کو آتا ہے - اون کے
پرورش کا ذریعہ وہی تھا - خیر جناب قہر درویش
بجان درویش ۔ ہکتا نے پولیس کو اطلاع دیا کہ
غلام ہوت بار بارود بناتا تھا - یکبارگی بارود
لگ گئی اور پیر غلام زخمی ہوا ۔ تین گھنٹہ کے بعد فوت
ہوگیا اطلاع عرض ہے - لاش ابھی محفوظ رکھی ہے
۲ گھوسبل انسپکٹر صاحب تشریف لائے اور مقام کا
ملاحظہ کرکے کہنے لگے تمہید باندھنے ایسا ہے - ویسا
ہے - یون کرون - اون کرون - سنو جی عورتوں
کی چال ان دیکھو جی - لاش کی چالانی - سب کی چالان
یاد ان یک شد دو شد - گہر والو نے بر حکم کہا تا در کنار
اونکا کلیجہ ملک الموت صاحب کے ظلم سے دکھا رہی
ہے - اب ملک الموت کے پنجہ جان آفت مچانے
سے ہین - مردہ کے کفن کا سامان آپ ہی لیکر
اور گور ہو جاتے ہین - خیر جناب جب انہون
نے سستی چھوڑ دی مگر نہ یا کر لیجاؤ - دفن کرا
۲۷ کو قریب ۲ بجے دن کو لاش دفنائی گئی
خدا یاک اون یتیمون کے پرورش کا سامان پیدا
کرے اور اون کو صبر دے - باقی - اللہ باقی و

من کل فانی ہے اس سے بہتر تو یہی ہے کہ قیامت
ہوتی -
واقف - خوشنگار قیامت الہ آبادی

رنجش بے سود دعہ ٹیکس ڈپارٹمنٹ

حکمت کے یونان - تہذیب کے انگلستان - لیاقت
کے ہندوستان - فصاحت کے حجاز - بلاغت کے
ایران - ظرافت کے توران - لطافت کے چین -
عنایت کے ترکستان - عطوفت کے روس - مروت
کے روم - محبت کے فرانس - الفت کے جرمن -
شجاعت کے شمالنوال - عالیجناب مسٹر پنچ بہادر صاحب
بہادر دام اقبالہ و اجلالہ کرشرح صدرہ -

تسلیم پونے تین میل والی ساڑھے سترہ بیگہ قیمتی
ایک لاکھ روپیہ ایک آنہ ۹ پائی کے اور بندگی ڈھائی
انچہ والی پونے اٹھارہ فٹ قیمتی دس لاکھ روپیہ تین
آنہ ایک پائی کی اور گڈمارننگ ساڑھے دو گز عرض
کی پونے چھ سو گز قیمتی ایک کرور روپیہ پونے دو آنہ
۳ پائی ایک کوڑی کے گڈ آفٹرنون سر ۳ مار والی ایک
من قیمتی ایک ارب روپیہ کی اور گڈ آفٹرنون پونے
بیس جریب کی سوا بارہ جریب قیمتی ایک پدم اشرفی محمد
شاہی کے گڈ ایوننگ تربوزنما - اٹھارہ من والی
اونیس ہزار من قیمتی و بہادر شاہی اشرفی عالمگیری ایک نیل
روپیہ ایک آنہ ڈیڑھ پائی - ایک کوڑی کے گڈ نائٹ
بندر نما پونے چار تولہ والی اسی ہزار تولہ قیمتی ایک
کھرب روپیہ ۲ آنہ ساڑھے چھ پائی ۱۰ کوڑی کے
ستین لوکا مالک بینے ۳ بسوہ والے ۵۵ ۲ بسوہ
قیمتی ایک ہزار شلنگ دو پینی کے رام رام ۲ بسیری
والے ساڑھے اٹھارہ بسیری قیمتی ایک کرور روپیہ
دس آنہ ۲ پائے تسلے مین بابت ۳ پاؤ قیمتی دو آنہ
ایک چھدام کی ادب کی ٹوکرون تعظیم کے کہا چوں
تکریم کے صندوقون مین بذریعہ ریلوے پارسل
بیرنگ خدمت سراپا مکرمت مین پیش کرتا ہون مگر لحاظا
بطریق ملتمسانہ التماس تاکید اکید یہ ہے کہ نفوحاسدین
سے پوشیدہ رہے - ورنہ بالکل کلفت کی کہائ
یا بلیاں زدہ کا مبوکاٹ باقی رہجائیگا - اللہ توبہ
استغفار توبہ - لاحول ولا ہت تپ - حضرت ناسخ مرحوم
مغفور نا حق سے بہانہ کچہ نہیں بہر حسد ورکار حاسد کو
بہانہ کچہ نہ تھا کیا آدم نے شیطان کا -
خیر - حضرت ادھر متوجہ ہو جئے - بلکہ ہمہ تن
گوش ہو کر سنئے - ضرور سنئے - جو ۲۲ جنوری
کے اخبار مین مضمون دہجیریون کے لٹا کے ہیڈنگ
سے تحریر تھا - کچہ ذرا تو ہے - کہ نیا چرین کے دلپر
کیا کیا نہ گذرا ہوگا - ابھی گذرا ہوگا - کیا معنی - یون
فرمائیے کہ گذر گیا - گذریگا - کیا گذر رہا ہے - مگر بعض
لوگ علاوہ فرقہ مذکورہ کے - خواہ مخواہ - رنجش بے سود
ظاہر کرتے ہین - مفت ہونگی کاٹ شہیدون مین داخل
ہوتے ہین اور خیال کرتے ہین - کہ ہمچو ما دیگرے نیست
چہ خوش چراغ ہوئی - گانے کے بدلے چھیر چھبیس
کر دی - حضرت محبت نہین کہانے کو آپ ہی جیسے
جائینگے لیجئے - رنجناب کو الہام ہوگیا - ابا ہا ہا او
ہو ہو - واہ رے مین واہ رے مین کیون
بادہ کشو ہمکو بھی کیا دور کی سوجھی - سچ ہے اور
بالکل سچ اس جھوٹ مین ذرا سچ نہین - ابی حضرت
جہان نشیب ہوتا ہے وہین پانی مرتا ہے - مگر
اینجانب نے جو وہ مضمون لکھا تہا تو کل جماعت نیا
چرین کے بارے مین لکہا تہا نہ کہ بالخصوص یا بہ اشارہ
کسی ایک شخص پر - پس جو مضمون کہ کسی خاص گروہ
یا فرقہ کے متعلق الدحضاع یا اطوار اونکے تحریر کیا
جائے تو وہ ہرگز ہرگز کسی ایک شخص پر دلالت نہین
کرسکتا - کیون جناب پنچ بہادر صاحب بہادر سچ
ہے یا جھوٹ - ابی جھوٹ ہو یا سچ ہمین اپنے
کام سے کام سا جو لیے مین جائے نیچرن -

بھاڑ مین جائے بجری۔ آزادہ رو ہون اور مرا
مسلک ہے صلح کل ؛ ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہین مجھے
روئے سخن کیسکی طرف ہو تو روسیاہ ؛ سودا نہین
جنون نہین وحشت نہین مجھے۔ اچھا حضرت۔ اب
چوتر جھاڑ کر دم ہلا کر۔ کان پھٹکا کر۔ اوکڑون ہو بیٹھیے
سنئے کہ ٹھیکہ ڈیس ڈپارٹمنٹ کیا ہے۔ حضرت کچھ
نہ پوچھئے کہ کیا ہے۔ نہ تو وہ حیوان ہے نہ انسان
ہے نہ جن ہے نہ شیطان ہے نہ بھوت ہے
نہ پلید ہے نہ چڑیل ہے نہ بھوت ہے۔ ارے بھئی۔ آخر
کار کوئی چیز بھی ہے۔ کہ جسکا یہ عجیب و غریب نام
ہے حضرت یہ وہ نام ہے کہ ہزارون نام گمنام
کرکے اپنی مان کا یہی اک اکلوتا پوت رکھا ہے۔
واہ صاحب واہ آپنے تو نام نام ہی کرکے
ملک سویرا کر دیا۔ ہمین نام سے کیا کام۔ اپنے
کام سے کام۔ ہان صاحب بتلائیے وہ چیز کیا
ہے آیا لاکھوری کی بازاری کوتوالی ہے۔ یا بریلی
کا پاگلخانہ یا لکھنؤ کا عجائب خانہ یا کانپور کا چرمی کار
خانہ یا کلکتہ کا فورٹ ولیم یا انبالہ کا راستہ ہے
حضرت مین آپ سے پھر بھی کہتا ہون کہ خاموش
ہو بیٹھیے دریافت نہ کیجیے۔ ورنہ دو دھکے میشن
کی ہانڈی ہو کر ولایتی چوہا بنجاوگے۔ میان پنچ بہادر
صاحب سلمہ۔ آپ ہی خدا کے واسطے اون کو سمجھا
دیجئے۔ اینجانب کے بہت سر نہ ہون۔ مین ہرگز
ہرگز نہین بتلاؤن گا۔ حضرت خواہ آپ کسی کی
سفارش لاویں مین آج آپ سے دریافت
کرکے دم لونگا۔ ورنہ دست و گریبان تک
نوبت پہنچیگی۔ اچھی حضرت۔ واللہ باللہ آپ تو
ہاتھ دھوکے میرے پیچھے پڑ گئے۔ خیر اب مین
آپکو بتلائے دیتا ہون۔ سنئے حضرت۔ ٹھیکہ ڈیس
ڈپارٹمنٹ ایک محکمہ ہے۔ اوس محکمہ کے متعلقین
بڑی بڑی شان کے لوگ ہین جنکو بڑے بڑے

خطابات رسوائی کے سرکار عالیہ سے عطا کئے گئے
ہین۔ اور وہ لوگ عمدہ عمدہ طلائی تمغائے ٹھیکہ
فروشی کی سند حاصل کئے ہوئے ہین۔ چوری اونکے
بائین ہاتھ کا ایک ادنیٰ کرتب ہے۔ جھوٹ اونکے
جبلت کا ایک کمتر غلام ہے۔ جیب کترنا اون کا شیوہ
ہے۔ ٹھیکہ فروشی اون کا پیشہ جھوٹی جہانتن کھانا
اون کی غذا ہے۔ زیادہ توصیف اون کی نہ دریافت
فرمائیے۔ بس ٹھیکی ہی رہنے دیجئے۔ واہ حضرت واہ
یہ محکمہ تو ہمین آج ہی معلوم ہوا ہے۔ مگر یہ تو فرمائیے
کہ ٹھیکہ ڈیس ڈپارٹمنٹ مین کون کون ذات کے
عظیم الشان لوگ بھرتی ہوتے ہین اجی حضرت آج
تو آپ ہمارا مغز شریف کا گودا کمبخت چاٹ گئے۔
اینجانب اتنا دودھ مکھن کہان سے لائیگے جو قوت
دماغی حاصل فرمائیگے۔ اور رہے آپ تو چشم زدن مین
جملہ سامان شیر گاؤ شیر برنج شیر مال وغیرہ مہیا فرماسکتے
ہین۔ اچھا حضرت سنئے ٹھیکہ ڈیس ڈپارٹمنٹ مین
سب قوم کے لوگ بھرتی ہوتے ہین۔ شیخ۔ سید
مغل۔ پٹھان۔ بھنگی۔ چمار۔ گھوسی۔ دھوبی۔
بہشتی وغیرہ وغیرہ۔ مگر اول کے جو چار ذات ہین
وہ گردش زمانہ سے مجبور ہو کر ٹھیکہ ڈیس ڈپارٹمنٹ
مین اتفاقیہ چلے جاتے ہین۔ مگر جب ٹھیکہ فروشی
سے فارغ ہو جاتے ہین تو اپنی ہیئت اصلی پر عود کرتے
ہین۔ مگر اخیر کی جو ذات اسفل و ارذل ہین کچھ نہ پوچھئے
کون ہین۔ ولایت۔ انگلستان سے سو کوس
آگے بستے۔ مگر ہندوستان آتے ہوئے دخانی
جہاز کے دھوئین مین گھسکر کالے رنگ کے ہو گئے
ہین سگرٹ یا سگار شل... تمباکو کے منہ مین دبائے
کوٹ پتلون ڈانٹے ہوئے بروقت رہتے ہین
کفش و دستانے تو سبحان اللہ یا ماشاء اللہ چشم بد دور
معلوم ہوتا ہے کہ ولایتی بھیت کہا گئے ہین۔ کہئے
میان پنچ بہادر صاحب سلمہ مزاج تو اچھا ہے بیٹھئے

ایک نیا شگوفہ شیخ مبارک بن پچکاری کے ذریعہ
سے پہونچا ہے۔ تو آج ہمین معلوم ہو گیا کہ نیاچیر بھی
اسی نسل سے ہین۔ کہو کیسی کہی۔ (باقی آئندہ)

راقم

آدمی کیا ہے خدا کو بھی نہ ہم سجدہ کرین
گر نہ خم تعظیم کو پہلے سر محراب ہو

بقلم محمد کاشف عبقری بریلوی۔

جنگ جنوبی افریقہ کی متعلق گفتگو

مسٹر بولر بہادر گڈ مارننگ۔ یار چہ کیسے ہو۔ اپنی
جان نہ پہچان۔ مین صورت آشنا تک نہین۔ اور آپ
یار چہ فرماتے ہین۔ کہین مشتبہ تو نہین لگا۔ آگے بڑھئے
آگے۔ افسوس آپنے مجھے بالکل نہین پہچانا۔ اجی حضور
پہچاننا تو درکنار مجھے ابھی یہی شبہ ہے کہ آپ آدمی
ہین یا انگلستانی جانور ذرا حضرت کی صورت تو ملاحظہ
فرمائیے۔ سبحان تیری قدرت۔ ہائے تیری جنگ کی ایسی
تیسی تو نے تھا سے پہلے مانس کو بد مانس بنا دیا ہے
ہے جو مدتون ہم پیار و ہم نوالہ ہے وہ صورت نہین
پہچان سکتے مسٹر بولر۔ اچھا آپ ہین کون۔ اور کہان
سے تشریف آئی ہے۔ کیا نام ہے۔ مسٹر ایٹ۔ مین
کمانڈر انچیف برٹش ہون۔ میرا اکلوتا فرزند ناسک
لڑائی مین مارا گیا ہے مین کیا آپ کو کم نظر آتا ہون۔
بولر۔ اف بڑا غضب ہوا۔ واقعہ یاد کرکے رونے کو جی چاہتا
ہے۔ ہائے صاحب۔ کیا عرض کرون پر سبب لڑائی
لہر ہٹ کے سوجھائی نہین دیتا۔ معاف فرمائیے کہ
جی مین آتا ہے کہ کیا کا کیا کر ڈالئے۔ ہاتھ پاؤن بیٹا
جنگ کا کارزار اور پر لعنتیون کی بھرمار۔ جینا۔ مرنا
دشوار۔ رائٹ۔ کیونہ نہ۔ ہے۔ یہ الکوم سے بولا
کیسی۔ بولر۔ اجی خبر گی چوہے مین۔ شرا لسو الیو
نے مار مار کے الو بنا دیا ہے۔ خیر اب آپ آگئے
تو تھوڑی بہت تسلی ہو گئی ہے۔ رائٹ۔ اجی ایٹ

گیا ہوں تو کیا بتاؤنگا - میں خود مارے درد کے چور ہو رہا ہوں - ایک تو بیٹے کا غم دوسرا اپنا کابل کی جنگ میں تو صاف گل گیا تھا - لیکن اب پلٹن نکلنا معلوم ہوتا ہے - بھائی ہم یہ پوچھتے ہیں کہ یہ روز بروز جنگ کی کثرت کیوں ہوتی جاتی ہے - آپ کو اسکا سبب معلوم نہیں - بوڑھا - سبب کیا بتاؤں سنہ ۱۹۰۰ شروع ہوگئے ہیں - خدا خیر کرے -

راقم
بشیر پرگیو از امرتسر -

قحط کی بیفکری

ایام سرما سے ابھی ٹھٹھرے ہوئے ہاتھ پاؤں گرم نہ ہونے پائے تھے حضرت خورشید خان صاحب شاہ سرخ روش نہ نکلنے پائے تھے کہ اپنے جامہ بالائی کر کوٹ پتلون پہن پہننے والوں سر پہ ہاسیٹی بجاتے خوش خرامیاں کرتے نسیم سحری کے تیز جھونکوں میں کلاہ سرخ کی دم اڑاتے کوہ و دشت و گلستان قحط سے ہوکر نکلے - پس کچھ نہ پوچھئے ہائے قحط اور دہائے قحط کے شور سے کان بہرا ہوا جاتا - کوئی شکوہ بخت میں مشغول ہو رہا ہے کوئی بیچارہ پیر فلک کو کوس کوس کر رو رہا ہے کوئی حضرت ابر سے اشک شکایت سے منہ دھو رہا ہے - کوئی ناشکرے ہجر میں تخم معصیت بو رہا ہے - پھر مصیبت زدہ مولانا سے قحطیوں و پریشان نیز چنین و چنان ہیں -

ایک - کیوں صاحب (میری طرف اشارہ کرکے) سال نیچریوں سے پوچھنا چاہئے کہ اصول نیچر کیا ہوا - کیا زمین سے اناج ہی نہیں اگتے یا اس سال آفتاب میں وہ حرارت ہی نہیں رہی - جسکی وجہ سے وہ ابخرون کو کھینچے اور وہ اپنے اصول سے ابر بنکر برسیں - کچھ سبب نہیں معلوم ہوتا کہ کیا ماجرا ہے - واللہ کب تک یا نیچر تو بتا

دوسرا - میاں تم بڑے عقل کے کھونٹے ہو پہلے اس تخت سلطنت عالم پر بارگاہ کجکلاہ حضرت پیر فلک جلوہ افروز تھے بھلا اوس خرانٹ کے انتظام کا کیا کہنا - ایک ہی ہوشیار اور تجربہ کار دن رات اسی فکر اور تجسس میں چکر لگایا کرتا تھا اور اب فلسفیوں نے آکر ملکہ زمین صاحبہ دام ظلہا کو تخت نشین کیا اور حضرت آسمانی حکمرانی کے وجود ہی کو منسوخ کر دیا - پھر عورتوں کے عہد حکومت میں جو کچھ نہ ہو کم ہے ایک تو وہ یوں ہی کم عقل ہوتی ہیں دوسرے بالکل بھولی بھالی ناتجربہ کار جب حضرت فلک کا دور دورہ تھا تو بی زمین صاحبہ خراج (یعنی اناج) دیتی تھیں اب ماشاء اللہ وہ خود حاکم وقت ہوگئیں - پھر کیا پوچھنا فوراً خراج بند کر دیا -

تیسرا - تو بھائی یہ بی زمین صاحبہ کی زیادتی ہے اگر بیچارہ آسمان خراج لیتا تھا تو اپنے گھر تھوڑا ہی لیجاتا تھا - وہ تو بی زمین ہی کے ملک میں خرچ کرتا تھا اب بی زمین صاحبہ وہ خراج بیجا صرف کرتی ہوگئیں - وہ اپنے انتظام کی خوبی سے موقع و محل دیکھکر صرف کرتا تھا جس سے خلق خدا کو فائدہ پہونچتا تھا

چوتھا - ہاں تم سب بہکی بہکی کہہ گئے ہو - بقول مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ - کہاں نیچر کے بابت سوال اور تم فلسفیوں کو بلالائے (پہلے سے مخاطب ہوکر) سنو بھائی میں جواب دیتا ہوں مگر تم مارے خوشی کے رشتہ خطی نہ ہو جاؤ - ذرا دم لیجئے - عدالت عالیہ نیچر کچھ ان ہی دنوں کی چوپٹ راج تو ہے - نہیں اوسکے تو وہ وہ ضابطے اور قواعد ہیں کہ جل و صل آپ گورنمنٹ ہی کو دیکھو - کلکٹری میں پندرہ روز - دیوانی میں ایک مہینہ ہائیکورٹ میں ڈیڑھ مہینہ - تعطیل ہوتی ہے یا نہیں - عدالت عالیہ نیچر میں سال دو سال کی تعطیل سہی - کیوں مانتے ہیں کیا جواب ہے قہ قہ قہ - ہی ہی -

پہلا - یہ نہ کہئے جب ہی تو اتنی فریادیں گذرتی ہیں - وہاں خبرے نباشد - یہ زحل ستارہ ہیں جلدی جلدی قدم بڑھاتا ریپ ریپ کرتا یہ جاوہ جا روفو چکر ہوا -

راقم

نیچر یونگ گرو گھنٹال ج - م - جلیس

کسکی کس سے زینت ہے

رنڈی کی سنگار سے
لکھنؤ کی دربار سے
عدالت کی منصف حاکم سے
نیچریوں کی دم دار کلاہ سے
لالہ بھائیوں کی فارسی سے
ہندوستانیوں کی خوشامد سے
اخبار کی چلبلے نامہ نگار سے
وثیقہ داروں کی اودھ بار سے
پیرزادوں کی چلتے ہوئے خادم سے
نئے جنٹلمینوں کی شیشے کی نگاہ سے دیکھنے
دولہن کی آرسی سے
اہل پولس کی مال کی برآمد سے

راقم وہی

طاعون - گلٹی

مجرم کو انگریزی میں گلٹی کہتے ہیں - جہاں جوری نے گلٹی تجویز کر دیا جج نے مجرم کو سزا دیدی - اب اس لفظ نے اردو میں بھی ایک گروہ اپنا پیدا کیا ہے - جسکی جا بجا گلٹی نکلی اور ڈاکٹر نے کہدیا گلٹی ہے بس گورنمنٹ سزا دینے پر مجبور ہوگی - اسکو گھر سے نکال دو - شہر بدر کرو - جو اسکا سامان ہے وہ بھی شہر بدر پھر جو آنے پاوے اسکے کپڑے جلا دو - اسکا گھر پھونکدو - اسکی صورت نہ دیکھو - ارے صاحب اس بیچارے کا قصور تو بتاؤ

جاسوسونکی رپورٹین

لندن ۲ فروری :- میفکنگ کے میئر نے ہر مجسٹی کوئن وکٹوریہ کو ۲ ماہ حال کو حسب ذیل تار روانہ کیا۔ میفکنگ محصور ہونے کے سو روز بعد بہی اپنی وفاداری کا دعویٰ کرتا ہے اور مصمم ارادہ ہے کہ آخر تک ہر مجسٹی کی حکومت کے قائم رکھنے کی کوشش کرے گا۔

لندن ۲ فروری :- لینکاشائر فیوزیلیرز رجمنٹ کے کپتان ٹیسلی جو جنگ سپیونکاپ مین مجروح ہوئے تھے۔ دشمنون کے ہاتھ گرفتار ہوئے ہین۔

لندن ۱ فروری :- کپتان کنگریو۔ کپتان رید لفٹنٹ ابرٹس اور کارپورل نرس جنکی جنرل بولر نے سفارش کی تہی۔ اونہین وکٹوریہ کراس عطا کیا گیا انکے علاوہ توپخانہ کے ۱۹ ملازمون کو تمغے عطا ہوئے۔ کئی آدمیون کو عہدون پر ترقی دی گئی۔

دریاے ٹوگیلا سے عبور ہونے کے لئے برٹش فوجکا ۳۰ سپہ مقتول ۱۵۸۴ مجروح اور ۳۰۱ گرفتار ہوئے۔

تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مجروحین کی تعداد کے متعلق گذشتہ رپورٹ مین ۳۴۴ کم تھے کل ۱۲۱۹ مجروح ہوئے۔

لندن ٹائمز کا نامہ نگار سپیرمین کیمپ سے تار دیتا ہے کہ جب جنرل وارن کی فوج نے سپیونکاپ کو جب چہوڑ دیا اوسوقت توپخانہ دوسطرف کو روانہ ہوچکا تہا اور راستہ ہی مین تہا۔

جنگ سپیونکاپ مین ہمارے جو سپاہی دشمنون کے ہاتہ مقید ہوئے اُن کی صحیح تعداد ۲۱۵ ہے۔

ہاؤس آف کامنز کے اجلاس مین مسٹر بالفر نے ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ گورنمنٹ کا یہ ارادہ نہ تہا۔ کہ ہندوستان کی فوج کو جنوبی افریقہ کی جنگ مین بہیجے۔

بیڈن پاول میفکنگ سے تار دیتے ہین کہ مین نے دشمن کی فوجکو ہٹ جانے پر مجبور کیا کہ وہ اپنی بڑی توپین ایک محکم مورچے سے اوٹھالین۔ اور مجہے امید ہے کہ تہوڑے روز مین اونکے دو مضبوط مورچون کو ڈائنامیٹ کے ذریعہ اوڑا دون گا۔ یہان محصورین کی حالت بہت اچھی ہے اور وہ آرام سے زندگی بسر کرتے ہین۔

والیسرائے ہند لارڈ کرزن نے تصفیہ کیا ہے کہ ۱۲ ماہ حال کو ہندوستان کے قحط زدون کی امداد کے لئے فنڈ کہولنے کے واسطے ایک مجلس منعقد ہو۔ اس مجلس کے صدر خود والیسرائے صاحب ہونگے۔ امدادی کمیٹی کے صدر سر فرانسس میکلن اور سکرٹری سر ڈنزل ابٹسن ہونگے۔

لندن ۲۹ جنوری :- ٹائمز ایک ایڈیٹوریل آرٹیکل مین رقمطراز ہے کہ لارڈ رابرٹس کو ایک بات کا فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ لیڈی سمتھ کو بچانے کی مزید کوشش کرنا ممکن یا قرین قیاس ہے یا نہین غالبًا ہم اس فیصلہ کو عنقریب لارڈ موصوف کیطرف سے سنینگے۔ مذکور آرٹیکل یہ بہی ظاہر ہے کہ یہ محاصرہ تاریخ انگلنڈ مین سوائے خاص وارک ون کے اپنا نظیر نہین رکہتا ہے اس بحث کے بعد اخبار مذکور گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے کہ اور ۵۰ ہزار سپاہی فوراً کیپ کیطرف روانہ کئے جائین اور دوسرے پچاس ہزار سپاہی تیار رہین تاکہ ضرورت کیوقت فوراً روانہ کر دئے جائین۔

لندن ۲۹ جنوری :- رویٹر سپیرمین کیمپ سے تار دیتا ہے کہ ۲۳ ماہ حال کو لٹلٹن کا برگیڈ دو ہی گھنٹے مین دشمنون کی سخت گولہ باری کو سہتے ہوئے قلعہ سپیونکاپ مین داخل ہوگیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگی کونسل نے جو اطلاع دی کہ حملہ سپیونکاپ مین جنرل لٹلٹن نے کوئی حصہ نہین لیا۔ یہ غلط تہا۔

لندن ۳۰ جنوری :- جنرل بولر سپیرمین کیمپ سے تار دیتے ہین کہ جنرل وارن نے دشمنون کو ہٹا دیا اور اس پہاڑی کی چوٹی پر جنوب کیطرف اپنی فوج کو آراستہ کیا۔ دشمن کا مورچہ بہی ایک قریب کی پہاڑ پر تہا۔

جنرل وارن نے سپیونکاپ پر قبضہ کیا مگر اوسپر قبضہ کئے رہنا بڑا مشکل تہا کیونکہ وہان پانی بمشکل پہنچ سکتا تہا۔ باوجودیکہ دشمن کیطرف سے بہت گولہ باری ہوتی رہی۔ مگر جنرل وارن نے بجبر قبضہ کئے رہے۔ ہماری فوج نے بڑی شجاعت سے کام لیا۔ اور خوب مقابلہ کیا۔

جنرل وارن کی تمام فوج دریاے ٹوگیلا کے جنوب مین جمع ہوگئی۔ جنرل بولر سپاہیون کی شجاعت کی تعریف کرتے ہین۔

ایک فوج رپورٹ کرتا ہے کہ ڈچون نے ۲۴ جنوری کو سپیونکاپ کے حملہ مین ۱۵۰ برٹش سپاہی گرفتار کئے۔

اخبار ڈیلی نیوز مظہر ہے کہ مصارف جنگ کے لئے برٹش گورنمنٹ اور دو کروڑ پونڈ قرضہ نکالنے کا بہت جلد حکم دینے والی ہے۔

لندن ٹائمز مظہر ہے کہ غالبًا گورنمنٹ کو رعایا سے مدد لینے کی اور ضرورت ہوگی اب گورنمنٹ کو چاہئے کہ باقیماندہ فوج کو تیاری کا حکم دیدے اور آٹھوین ڈویژن کی تیاری مین بہی بہت سرعت سے کام لے اور فوراً ایک کیولری برگیڈ جنوبی افریقہ کیطرف روانہ کرے۔

جنرل بولر تار دیتے ہین کہ جنرل وارن کی فوج جو مقام سپیونکاپ

روسی بینک نے گورنمنٹ فارس کو پانچ فیصدی سود کے حساب سے دو کروڑ پچیس لاکھ روبل قرضہ دیا۔ تار جنوبی گورنمنٹون کا اوسپر قرضہ ہے وہ سب ادا کیا جائے اور روسی بینک ڈگورنمنٹ فارس سے یہ بھی وعدہ لیا ہے کہ وہ کوئی قرضہ کسی غیر گورنمنٹ سے نہ لے۔ اس ذریعہ سے روس نے ایران کو پولیٹیکل طور پر جکڑ دیا ہے۔

ہندوستان کی آہنی فوج جو جنوبی افریقہ کو بھیجی گئی ہے اوسکی مجموعی تعداد وہ سٹرم بتلائی گئی ہے ۳۰۳ برٹش افسر ۲۷۵ ،، وارنٹ ونن کمیشنڈ افسر اور سپاہی ۔۳۰ میدانی توپین ۔۸ مشین توپین پبلک اور پرائیوٹ شاگرد پیشہ ۲۲۰۷۔ اور اسکے علاوہ دوران سفر مین گھوڑون کی نگہداشت کیلئے ۲۵۰ دیسی سپاہی بھی بھیجے گئے ہین۔

نواح بھاناکے ڈاکوؤن کا مشہور طائفہ بڑی کوشش سے پکڑا گیا۔ طائفہ کا سرغنہ مسمی جانیہ بھیکہ مارا گیا۔

کوٹ خاوک (ڈیرہ اسمٰعیل خان) مین محسود وزیریون نے چھاپہ مارا۔ ۲۰ جانور لیکر درہ زنباس سے گذر گئے۔

کوئٹہ بلوچستان مین امسال سخت برفباری ہوئی ۱۸۹۲ء کے بعد ایسی کبھی نہوئی تھی۔ راستے بند ہین سخت سردی پڑ رہی ہے۔

دربار جالندھر مین حضور لاٹ پنجاب نے دیہات کے چودہریون اور ذیلدارون کو بصلہ خدمات طاعون خلعتین عطا کین۔ ایسا ہی دربار پچھلے سال سیالکوٹ پر ن فرمایا تھا۔ انسداد طاعون کے متعلق رعایا کی کوششون کی داد دیگئی۔

ہندوستان مین طاعون کا مہر قحط وبخی تعداد ہفتہ گذشتہ مین ۳۵ لاکھ تک جا پہنچی ہے۔

دفتر کی موجودہ کتابین

اپنے بنگلہ شائقین کیخاطر ہمنے ناول بنگالی مین بسلسلہ نمونی کیلئے اور بھی منگالئے جائینگے۔ مندرجہ قیمت مین نہ تخفیف ہر سکتی ہے نہ بغیر دلیوری کتاب روانہ ہو سکتی ہے۔

ناول طلب صادق:- ناول کے پیرایہ مین حقانیت کا ثبوت دلائل عقل و نقل سے نہایت خوبی کیساتھ دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اسکا رکھنا ضروری ہے۔ قیمت ۸؍

فلورا فلورنڈا:- وہ ناول جو دلگداز سنہ ۱۸۹۳ء کے ہمراہ شایع ہوتے ہوتے رکھا گیا تھا اور ایک صاحب نے زیادہ علاوہ اوسکے نام سے ناقص شایع بھی کر دیا تھا مصنفہ جناب شرر لکھنوی۔ ناول نہین ہے بلکہ مسیحیوں کے کردار کا کچا چٹھا اون کے مذہبی پیشواؤن کی سیہ کاریون کا دفتر کہئے تو بجا ہے اب کامل چھپکر تیار ہوا ہے حجم تین سو صفحہ سے زیادہ ۱۲؍

ساز و نیاز کامل:- نہایت دلچسپ ناول ہے جو انگلستان کی ملکہ ایلزبتھ کے پوشیدہ رازون کی ناول کے پردہ مین خوب ہی دھجیان اوڑائی گئی ہین ۸؍

خوبیٔ قسمت:- مسٹر رینالڈ کے ناول ٹم لکن کا اردو ترجمہ۔ کتاب نہین۔ بلکہ نصیحت نامہ جعلسازی و دغابازی کی شکست۔ نیک نفسی۔ پاک طینتی کی فتح ہے ۸؍

جنت الفردوس:- جبریلی جنت ارضی کے چشم دید حالات ۱۲؍

ملک العزیز و رجنا:- صلیبی لڑائیان اسلامی جوش حسن و عشق قصہ نہین جیتی جاگتی تصویرین ۸؍

حسن انجلنا:- ترکون اور روسیون کی لڑائی ایرانیون کا محض جوش اسلام سے ترکون کی مدد کرنا اور روسیون کو متواتر شکستین دیکر اپنی فتوحات حاصل کرنا پھر ایرانیون اور ترکون کا باہمی مذہبی نفاق ۸؍

منصور موہنا:- وہ ناول جسمین سلطان محمود غزنوی کے جوش اسلامی اور ہندو راجہ اجمیر کی بہادری کی سچی تصویرین نظر آتی ہین ۸؍

درگیش نندنی:- ایک بنگالی ناول کا اردو ترجمہ بہت ہی دلچسپ۔ نہایت ہی مؤثر جسکا یہی ثبوت یہ ہے کہ یہی ناول یورپ کی سات زبانون مین ترجمہ ہوکر شایع ہو چکا ہے۔ قیمت ۸؍

شہید وفا:- حسرت بھری داستان۔ قصہ نہین تاریخ کیا؟ تباہی! کسکی؟ مسلمانو نکی! کسکے ہاتھون؟ عیسائیون کے! کہان؟ اسپین مین! آہ!! ایک روپیہ ۱؎

دلکش:- کالج کے اعلیٰ تعلیمیافتہ بنگالیون کا نقشہ ناول کے پردہ مین دکھایا ہے جو مانباپ اور رہبر کو بخیل پن کرجاتے ہین ۱۲؍ ۴؍

دلچسپ:- سچے عشق کی دلگداز تصویر ہمدردی و خدمات کا اصلی مرقع۔ ہندوستانی مردون کے جنون انگیز ورزش کی انتہا۔ ہماری عورتونکی بیبسی اور پاکدامنی ۱۲؍

بدرالنساء کی مصیبت:- جناب شرر کا نیا ناول جسمین پردہ کے بعض اتفاقی نتائج نہایت دردناک اور مؤثر الفاظ مین دکھائے گئے ہین۔ قیمت صرف ۶؍

جعفر و عباسہ:- ہارون رشید کے زمانہ کا ایک تاریخی ناول جس مین عورتون کی بے پردگی کے نقصانات نہایت ہی پُردرد واقعہ کیساتھ دکھائے ہین قیمت ۱۲؍

اختر و حسینہ کامل:- ایک دلچسپ اور دلکش پُراثر ناول جسمین بحث کیگئی ہے کہ عورتون کو کہانتک تعلیم دینی چاہئے اور نارضامندی کی شادی کے کیسے بُرے نتیجے ہوتے ہین۔ دو حصو نمین ختم ہے ۱۲؍

نشتر:- ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ یہ ناول دیکھکر ممکن نہین کہ آپکا دل قابو مین رہسکے ۸؍

فریب محبت:- تعلیمیافتہ نوجوانون کیلئے جو انگریزی طرز معاشرت کے سامنے دیسی طرز معاشرت کو حقیر جانتے ہین۔ ۱۲؍

(باقی آیندہ)

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپ کر شایع ہوا۔